بحمدہٖ تبارک وتعالیٰ

کہ یہ مبارک رسالہ ہدایت قبالہ محمدی فوج ظفر موج کا فتحمند رسالہ اس میں اس کا روشن ثبوت پیش کیا گیا ہے کہ وقت نماز لاؤڈا سپیکر کا استعمال ہرگز ہرگز درست نہیں لاؤڈا سپیکر کی صدا پر تحریمہ باندھنے انتقالات کرنے والے کی نماز نہیں ہوگی۔

مسمیٰ بنام تاریخی

القول الازھر فی الاقتداء بلاؤڈاسپیکر

تصنیف لطیف

حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلحضرت شیخ ملت مناظر اعظم بحر العلوم سیدنا وسندنا وکنزنا سیدی ومولائی مولانا المولوی المفتی الحافظ الحاج القاری الشاہ محمد حشمت علی خاں صاحب قادری الرضوی نور اللہ مرقدہ ورضی اللہ تعالیٰ عنہ

مرتبہ

حافظ محمد عمران قادری رضوی مصطفوی محلّہ منیرخاں، پیلی بھیت

ناشر

مرکز اہلسنت برکات رضا

امام احمد رضا روڈ، پوربندر (گجرات)

نام کتاب: **القول الازہر فی الاقتداء بلاؤڈ اسپیکر**

مرتب : حافظ محمد عمران قادری رضوی مصطفوی، پیلی بھیت شریف

باہتمام : کتب خانہ امجدیہ ۴۲۵ مٹیا محل، جامع مسجد دہلی۔۶
فون: 3243187

باردوم : ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۰۰۱ء

قیمت :

مطبوعہ : بھارت آفیسٹ پریس۔ دہلی

ناشر

مرکز اہلسنت برکات رضا

امام احمد رضا روڈ، پوربندر (گجرات)

نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال ہرگز ہرگز درست نہیں

حضور پرنور مرشد برحق حامیٔ سنت ماحی بدعت مخدوم اہلسنت شہزادۂ اعلیٰحضرت گلبن باغ رضویت حضرت مفتی اعظم ہند مولانا الحاج الشاہ محمد مصطفیٰ رضا خاں صاحب زیب سجادہ آستانہ عالیہ قادریہ رضویہ دامت برکاتہم القدسیہ کا فتوی مبارکہ:

مرسلہ:- فقیر مرتب کتاب ہذا مورخہ یکم شعبان المعظم ۱۳۷۵ھ

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین ومفتیان شرع متین دامت برکاتہم العالیہ مسائل ہذا میں کہ (۱) گراموفون سے جو آواز مسموع ہوتی ہے وہ عین آواز متکلم ہے یا نہیں (۲) آلۂ مکبر الصوت (لاؤڈ اسپیکر) سے جو جو آواز مسموع ہوتی ہے وہ عین آواز متکلم ہے یا نہیں (۳) لاؤڈ اسپیکر پر نماز ہو تو امام اور مقتدیوں کی نماز ہوگی یا نہیں اگر نہیں تو کس بنا پر (۴) لاؤڈ اسپیکر کا استعمال نماز میں جائز ہے یا نہیں اگر نہیں تو کس بنا پر نیز اذان واقامت اور خطبہ جمعہ وخطبہ عیدین لاؤڈ اسپیکر پر پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔؟

الجواب:- (۱) نہیں۔ (۲) نہیں۔ (۳) امام کی نہ ہوگی جب کہ مائیکروفون میں وہ آواز پہنچا تا ہو جب امام کی نہ ہوگی تو مقتدیوں کی نہ ہوگی اور اگر آواز امام ڈالتا نہ ہو وہ ایسا آلہ ہو کہ خود آواز کو لے لیتا ہو تو دور کے مقتدی جن تک آواز امام نہیں پہنچتی وہ اس آلہ کی آواز پر انتقالات کرتے ہوں ان کی نہ ہوگی (۴) لاؤڈ اسپیکر کا استعمال نماز میں درست نہیں کہ ایک صورت میں امام اور مقتدی سب کی نماز کا مفسد ہوگا اور ایک صورت میں بعض مقتدیوں کی اذان واقامت وخطبہ کے وقت اس کے استعمال میں یہ حرج نہیں جو نماز میں ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر مصطفیٰ رضا قادری غفرلہٗ ۵/ ذی الحجہ ۱۳۷۵ھ

۷۸۶
۹۲

استفتاء

مسئلہ:- آمدہ از دار الافتائے قادریہ نمبر ۲۳۶ کیولرے روڈ بنگلور

مسئولہ:- حضرت مولانا المکرّم **المفخم** عبد النبی الامی السید حیدر شاہ القادری المعروف پیر بھڑ والا۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ آلۂ نو ایجاد جس کی عربی مکبر الصوت اور انگریزی لاؤڈ اسپیکر ہے جس کا استعمال مجالس و معابد نصاری میں مجمع کثیر کو آواز پہنچانے کی غرض سے ہوا کرتا ہے۔ اگر اہل اسلام پنجگانہ یا جمعہ و عیدین کے وقت مصلیوں کو آواز امام پہنچانے کے لیے اپنی مساجد و عیدگاہ میں نصب کریں اس کی آواز پر مصلی تکبیر تحریمہ و انتقالات و عیدین ادا کریں، قرأت و خطبہ سنیں جو قوت برقی سے اس آلہ کے ذریعہ ہوا میں ٹکراتی ہوئی غیر جنس سے ان کو پہنچی جسے تلاوت کا حکم نہیں جیسے آیات سجدہ ہوا صدائے گنبد و جبال، طوطی، فونوگراف، ٹیلفون سے سننے پر سجدۂ تلاوت کا حکم نہ ہوا کہ وہ غیر جنس سے سننے میں آئی جو تلاوت نہیں، پس اس نماز کے لیے کیا حکم ہوگا، صحیح و درست ہے یا فاسد و تباہ اور یہ نو ایجاد آلہ مساجد و عیدگاہ میں نصب کرنا **من سن فی الاسلام سنة سیئة** اور **من احدث فی امرنا** اور **من عمل عملا لیس علیه امرنا** اور **کل بدعة ضلالة** اور **من تشبه بقوم** میں اور جن تکلفات سے ہم مساجد میں منع کیے گئے ہیں یہ آلہ ان تکلفات سے ہے یا نہیں، منتظمین مساجد و عیدگاہ پر اس کے ارتکاب سے توبہ لازم ہوگی یا نہیں۔ بینوا توجروا؟

۷۸۶

الجـــــواب

و توفیق الصدق و الصواب من اللہ الملک الوہاب حضور پر نور مرشد برحق امام اہلسنت مجدد اعظم فاضل بریلوی سیدنا اعلیحضرت قبلہ مولانا شاہ عبد المصطفی محمد احمد رضا خاں صاحب قادری برکاتی رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ عنا نے اپنے رسالۂ مبارکہ مسمی بنام تاریخی

"الکشف شافیا فی حکم فونو جرافیا" میں صوت وصدا کے متعلق اپنے ابحاث رائقہ و تحقیقات فائقہ سے چند امور روشن فرمائے۔ پہلے انھیں کا بیان کیا جائے کہ انھیں سے حکم مسئلہ رنگ ایضاح پائے۔ مقدمہ اول میں فرماتے ہیں نفعنا اللہ تعالیٰ بعلومہ المبارکہ فی الدارین ورضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک جسم کا دوسرے جسم سے بقوت ملنا جسے قرع کہتے ہیں یا بہ سختی جدا ہونا کہ قلع کہلاتا ہے جس ملا لطیف مثل ہوا یا آب میں واقع ہو، اس کے اجزائے مجاورہ میں ایک خاص تشکل و تکیف لاتا ہے اسی شکل و کیفیت مخصوصہ کا نام آواز ہے اس صورت قرع کی قرع سے کہ زبان وگلوئے متکلم وقت تکلم کی حرکت ہوائے دہن کو بجا کر اس میں اشکال حرفیہ پیدا کرتی ہے۔ یہاں وہ کیفیت مخصوصہ اس صورت خاصہ کلام پر بنتی ہے جسے قدرت کاملہ نے اپنے ناطق بندوں کے ساتھ خاص کیا ہے۔ یہ ہوائے اول یعنی جس پر ابتداءً وہ قرع و قلع واقع ہوا جیسے صورت کلام میں ہوائے دہن متکلم اگر بعینہ ہوائے گوش سامع ہوتی تو یہیں وہ آواز سننے میں آجاتی مگر ایسا نہیں لہذا حکیم عزت حکمتہ نے اس آواز کو گوش سامع تک پہنچانے یعنی ان تشکلات کو اس کی ہوائے گوش میں بنانے کے لیے سلسلۂ تموج قائم فرمایا، ظاہر ہے کہ ایسے نرم و تر اجسام میں تحریک سے موج بنتی ہے جیسے تالاب میں کوئی پتھر ڈالے یہ اپنے مجاور اجزائے آب کو حرکت دے گا وہ اپنے متصل کو وہ اپنے مقارب کو جہاں تک کہ اس تحریک کی قوت اور اس پانی کی لطافت اقتضا کرے، یہی حالت بلکہ اس سے بہت زائد ہوا میں ہے کہ وہ لینت و رطوبت میں پانی سے کہیں زیادہ ہے لہذا قرع اول سے کہ ہوائے اول متحرک متشکل ہوئی تھی اس کی جنبش نے برابر والی ہوا کو قرع کیا اس سے وہی اشکال ہوائے دوئم میں بنیں اس کی حرکت نے متصل کی ہوا کو دھکا دیا اب اس ہوائے سوم میں مرتسم ہوئیں یونہی ہوا کے حصہ بروجہ تموج ایک دوسرے کو قرع کرتے اور بوجہ قرع وہی اشکال سب میں بنتے چلے گئے یہاں تک کہ سوراخ گوش میں جو ایک پٹھا بچھا اور پردہ کھینچا ہے یہ موجی سلسلہ اس تک پہنچا اور وہاں کی ہوائے متصل نے متشکل ہو کر اس پٹھے کو بجایا، یہاں بھی بوجہ جوف ہوا بھری ہے اس قرع نے اس میں بھی وہی اشکال و کیفیات جن کا نام آواز تھا پیدا کیں اور اس ذریعہ سے لوح مشترک میں مرتسم ہو کر نفس ناطقہ کے سامنے حاضر ہوئیں اور محض باذن اللہ تعالیٰ ادراک سمعی حاصل ہوا۔ الحاصل ہر شئی کا سبب حقیقی ارادۃ اللہ ہے، بے

اس کے ارادے کے کچھ ممکن نہیں، وہ ارادہ فرمائے تو اصلاً کسی سبب کی حاجت نہیں مگر عالم اسباب میں حدوث آواز کا سبب عادی یہ قرع و قلع ہے اور اس کے سننے کا وہ تموج و تجدد قرع و طبع تا ہوائے جوف سمع ہے متحرک اول کے قلع سے ملا مجاور میں شکل و کیفیت مخصوصہ بنی تھی کہ شکل حرفی ہوئی تو وہی الفاظ و کلمات تھے نہ اور قسم کی آواز اس کے ساتھ قرع نے بوجہ لطافت اس مجاور کو جنبش بھی دی، اس کی جنبش نے اپنے متصل کو قرع کیا اور وہی ٹھپا کہ یہاں اس میں بنا تھا اس میں اتر گیا یوں ہی آواز کی کاپیاں ہوتی چلی گئیں، اگر چہ جتنا فصل بڑھتا اور وسائط زیادہ ہوتے جاتے ہیں، تموج و قرع میں ضعف آتا جاتا ہے اور ٹھپا ہلکا پڑتا جاتا ہے۔ لہذا دور کی آواز کم سنائی دیتی ہے اور حروف صاف سمجھ میں نہیں آتے یہاں تک کہ ایک حد پر تموج کہ موجب قرع آئندہ تھا ختم ہو جاتا ہے اور عدم قرع سے اس شکل کی کاپی برابر والی ہوا میں نہیں اترتی، آواز یہیں تک ختم ہو جاتی ہے۔ یہ تموج ایک مخروطی شکل پر پیدا ہوتا ہے جس کا قاعدہ اس متحرک و محرک اول کی طرف ہے اور راس اس کے تمام اطراف مقابلہ میں جس طرح زمین سے مخروط ظلی اور آنکھ سے مخروط شعاعی نہیں۔ نہیں بلکہ جس طرح آفتاب سے مخروط نوری نکلتا ہے کہ ہر جانب ایک مخروط ہوتا ہے بخلاف مخروط ظلی کے کہ مقابل جرم معنی اور بخلاف مخروط شعاع بصر کے کہ تنہا سمت مواجہ میں بنتا ہے، ان مخروطات تموج ہوائی کے اندر جو کان واقع ہوں ایک ایک ٹھپا سب تک پہنچے گا سب اس آواز کو سنیں گے پٹھوں کی تعداد سے آواز متعدد نہ سمجھی جائے گی یہ کوئی نہ کہے گا کہ ہزار آوازیں تھیں کہ ان ہزار اشخاص نے سنیں بلکہ یہی کہیں گے کہ وہی ایک آواز سب کے سننے میں آئی، اس تقریر سے بحمد اللہ تعالی منکشف ہو گیا، (۱) آواز اس شکل و کیفیت کا نام ہے کہ ہوا یا پانی وغیرہ جسم نرم تر میں قرع یا قلع سے پیدا ہوئی (۲) اس کا اور تمام حوادث کا سبب حقیقی محض ارادۂ الٰہی ہے، دوسری چیز اصلاً نہ موثر نہ موقوف علیہ اور آواز کا ظاہر و عادی سبب قریب قلع و قرع ہے (۳) سننے کا سبب ہوائے گوش کا متشکل بہ شکل آواز ہوتا ہے اور اس کے تشکل کا سبب ہوائے خارج متشکل کا اسے قرع کرنا اور اس قرع کا سبب بذریعہ تموج حرکت کا وہاں تک پہنچنا (۴) ذریعہ حدوث قرع قلع ہیں اور وہ آتے ہیں حادث ہوتے ہیں ختم ہو جاتے ہیں اور وہ شکل و کیفیت جس کا نام آواز ہے باقی رہتی ہے تو وہ معدات ہیں جن کا

معطول کے ساتھ رہنا ضروری نہیں، (۵) آواز ضرور کان سے باہر بھی موجود ہے بلکہ باہر ہی سے منتقل ہوتی کان تک پہنچتی ہے۔(۶) وہ آواز کنندہ کی صفت نہیں بلکہ ملامتکیف کی صفت ہے ہوا ہو یا پانی وغیرہ آواز کنندہ کی حرکت قرعی و قلعی سے پیدا ہوتی ہے ولہذا اس کی طرف اضافت کی جاتی ہے (۷) جبکہ وہ آواز کنندہ کی صفت نہیں بلکہ ملامتکیف سے قائم ہے تو اس کی موت کے بعد بھی باقی رہ سکتی ہے، (۸) انقطاع تموج انعدام سماع کا باعث ہو سکتا ہے کہ کان تک اس کا پہنچنا بذریعہ تموج ہی ہوتا ہے نہ انعدام صوت کا بلکہ جب تک وہ تشکل باقی ہے صوت باقی ہے، (۹) دوبارہ تموج ہو تو اس سے تجدید سماع ہوگی نہ کہ آواز دوسری پیدا ہوئی جب کہ تشکل وہی باقی ہے، وحدت آواز وحلت نوعی ہے کہ تمام امثال متحددہ میں وہی ایک آواز مانی جاتی ہے ورنہ آواز کا شخص اول کہ مثلاً ہوائے دہن متکلم میں پیدا ہو کبھی ہمیں مسموع نہیں ہوتا اس کی کاپیاں ہی چھپتی ہوئی ہمارے کان تک پہنچتی ہیں اور اس کو آواز کا سننا کہا جاتا ہے۔ انتھی ملخصاً۔ مقدمہ ثانیہ میں فرماتے ہیں قدسنا اللہ تعالی باسرارہ القدسیہ، گنبد کے اندر یا پہاڑ یا چکنی گچ کردہ دیوار کے پاس اور کبھی صحرا میں بھی خود اپنی آواز پلٹ کر دوبارہ سنائی دیتی ہے جسے عربی میں صدا کہتے ہیں ہمارے علماء تصریح فرماتے ہیں کہ اس کے سننے سے بھی سجدہ واجب نہیں نہ خود قاری پر نہ سامع اول پر جس نے تلاوت سن کر دوبارہ یہ گونج سنی نہ نئے پر جس نے پہلی تلاوت نہ سنی یہ صدا ہی سنی کہ حکم مطلق ہے۔ تنویر و دُر میں ہے لاتجب بسماعہ من الصدی۔[1]

بحر الرائق میں ہے تجب علی المحدث والجنب وکذ تجب علی السامع بتلاوۃ ہولاء الاالمجنون لعدم اھلیتہ لانعدام التمییز کالسماع من الصدی کذافی البدائع والصدی مایعارض الصوت فی الاماکن الخالیۃ۔[2]

اب صدا میں علماء مختلف ہیں کہ صدا اس تموج اول سے پلٹتی ہے یا گنبد وغیرہ کی ٹھیس سے وہ تموج زائل ہو کر تموج تازہ اس کیفیت سے متکیف ہو کر ہم تک آتا ہے مواقف ومقاصد اور ان کی شروح میں ثانی کو ظاہر بتایا پھر اس ثانی کے بیان میں عبارات مختلف ہیں بعض اس طرح جاتے کہ پلٹی وہی ہوا ہے مگر اس میں تموج نیا ہے یہی ظاہر شرح مواقف وطوالع وبعض شروح طوالع ہے، بعض تصریح کرتے ہیں کہ ہوا ہی دوسری اس کیفیت سے

---

[1] جلد دوم ص ۵۸۳، مطبوعہ مکتبہ زکریا دیوبند، [2] جلد دوم ص ۱۱۹ مطبوعہ کوئٹہ۔ امجدی

متکیف ہو کر آتی ہے۔ یہ نص مواقف و مقاصد و شروح ہے مطالع الانظار کی عبارت پر پھر متحمل ہے ولہذا ہم نے یہ مضمون ایسے الفاظ میں ادا کیا کہ دونوں معنی پیدا کرے۔ اقول بر تقدیر ثانی ظاہر وہی معنی ثانی ہے کہ راجع ہوائے ثانی ہے اولا صدمہ جبل نے اگر ہوائے اول کو روک لیا اس کا تموج دور کر دیا تو دوبارہ اس میں تموج کہاں سے آیا وہ تصادم تو اس کا مسکن ٹھہرا (نہ محرک) ثانیا اثر قرع دو تھے تحرک و تشکل جو صدمہ تحرک سے روک دے گا تشکل کب رہنے دے گا جو نقش بر آب سے نہایت جلد مٹنے والا ہے۔ پانی کو جنبش دینے سے جو شکل اس میں پیدا ہوتی ہے اس کے ساکن ہوتے ہی معاً جاتی رہتی ہے اور جب وہ تشکل جاتا رہا ہے تو اب اگر کسی محرک سے پلٹے گی بھی تو اشکال حرفیہ کہاں سے لائے گی کہ وہ تحریک غیر ناطق سے عادۃ ناممکن ہیں تو اس قول ثانی کی صحیح و صاف تعبیر وہی ہے جو مواقف و مقاصد میں فرمائی۔ یعنی مثلاً مقاومت جبل سے یہ ہوا تو رک گئی مگر اس کا دھکا وہاں کی ہوا کو لگا اور اس کے قرع سے اس میں تشکل و تحرک آیا آواز کا ٹھپا اس میں سے اتر گیا اور یہ رک گئی کہ اس میں نہ تحرک رہا نہ تشکل۔ بہر حال اتنا یقینی ہے کہ آواز وہی آواز متکلم ہے خواہ پہلی ہی ہوا اسے لیے ہوئے پلٹ آئی یا اس کے قرع سے آواز کی کاپی دوسری میں اتر گئی اور وہ لائی مگر شرع مطہر نے اس کے سننے سے سجدہ واجب نہ فرمایا، اقول ثانی پر یہ کہنا ہوگا کہ سمع میں ایجاب سجدہ کے لیے اسی تموج اول سے وقوع سمع لازم ہے اور قول اول پر یہ قید بڑھانی واجب ہوگی کہ وہ تموج محض اسی طاقت کا سلسلہ ہو جو تحریک گلو و زبان ثانی نے پیدا کی تھی، پلٹنے میں وہ تنہا نہ رہی بلکہ تصادم کی قوت دافعہ بھی شریک ہو گئی۔ انتھی ملخصاً۔ اب کہ صوت و صدا دونوں کی حقیقت ان کے حدوث کی کیفیت ان کے احکام کی تفصیل باوضاحت معلوم ہو گئی تو اس آلہ لاؤڈ اسپیکر کی طرف چلئے یہ بھی اسی مصاومت صوت کی اصل پر بنایا گیا ہے کہ جو آواز اس میں پہنچے آلہ اس کے ساتھ مفاومت کر کے اس میں گونج پیدا کر کے دور تک پہنچائے۔ گنبد کی گونج اور اس آلہ سے سنی ہوئی آواز دونوں صدا ہونے میں برابر ہیں فرق اسی قدر ہے کہ عموماً گنبدوں میں جو گونج پیدا ہوتی ہے وہ گنبد کے اندر ہر طرف پھیل جاتی ہے اور یہ آلہ اس گونج کو مقید و محفوظ کر لیتا ہے جس کو لاؤڈ اسپیکر تک مقید و محفوظ صورت میں برقی رو پہنچا دیتی ہے اور وہی گونج لاؤڈ اسپیکروں سے خارج ہو کر سنائی دیتی ہے اسی

تقید و تحفظ کے سبب لاؤڈا سپیکر کے اس حصے سے جس کے مقابل تلاوت یا گفتگو کی جاتی ہے، اگر آلہ بہت عمدہ ہو تو بہت خفیف گونج کی صورت میں صدا سنائی دیتی ہے اور اگر آلہ خراب ہو تو نہایت ہی بھیانک اور مکروہ آواز کی شکل پر وہ گونج سننے میں آتی ہے۔ایک آواز تو خود تالی یا متکلم اپنی تلاوت یا گفتگو کی اپنے کان سے سن رہا ہے، اگر آلہ مکبر الصوت سے سنائی دینے والی آواز صدا نہیں تو تالی یا متکلم خود اپنی آواز کے علاوہ یہ دوسری صدا گونج کی شکل میں کیسے سن رہا ہے؟ اگر کسی لاؤڈا سپیکر کا منھ خود تالی یا متکلم کے کان کے مقابل اس کے قریب کر دیا جائے تو وہ بالکل اسی طرح اپنی آواز کی صدائے بازگشت اپنی آواز سے علاحدہ متمیز طور پر سنے گا جس طرح گنبد میں اپنی آواز کی صدا کو اپنی آواز سے علاحدہ متمیز طور پر سنتا ہے اس کی صدا کا اصل صوت سے علاحدہ متمیز ہو کر مسموع ہونا ہے، اس کے صدا ہونے کا بین ثبوت ہے کہ تالی یا متکلم اپنی اصل صوت تو اپنے کان سے سن چکا اس کی زبان و گلو کی تحریک نے ہوا میں جو تموج و تحرک و تشکل کا سلسلہ پیدا کر دیا تھا۔اور اسی سلسلہ کی ایک کاپی خود اس کے ہوائے گوش میں مرتسم ہو کر حس مشترک کے ذریعہ نفس ناطقہ کو مدرک و مسموع ہو چکی پھر بغیر کسی مصادمت و مقاومت کے اس سلسلے تموج کا دوبارہ اسی طرف واپس آنا کیا معنی رکھتا ہے تو یہ نہیں ہے مگر صدا۔

رہا یہ شبہ کے صدائے گنبد اپنی اصل صوت سے مختلف ہوتی ہے لیکن لاؤڈا سپیکر کی صدا اصل صوت کے مثل ہوتی ہے تو اولا صدائے آلہ بھی یونہی اصل صوت سے ضرور فی الجملہ مختلف ہوتی ہے اگرچہ آلہ کی عمدگی کے سبب اختلاف بہت کم محسوس ہوا اور اگر آلہ خراب ہوا پھر تو مائیکروفون بالکل مکروہ فون ہی ہو جاتا ہے۔ثانیا صدائے گنبد کا بھی اپنی اصل صورت سے اختلاف محسوس ہونا ضروری نہیں، بیجاپور کا مشہور گول گنبد بہت زائد وسیع و بلند و فراخ ہے، اس میں یہ صفت اب تک مشاہد ہے کہ اگر گنبد کے اندر دو شخص ایک دوسرے سے قطر بھر کے فاصلے پر دیوار گنبد کے پاس بیٹھ کر بہت ہی آہستہ آواز کے ساتھ باہم گفتگو کریں تو ہر ایک شخص دیوار گنبد سے کان لگا کر دوسرے کی گفتگو بخوبی سنتا ہے اور دیوار گنبد سے جو صدا مسموع ہوتی ہے اس کا اصل صوت سے کچھ بھی اختلاف محسوس نہیں ہوتا۔بعینہ اصل متکلم کی آواز معلوم ہوتی ہے بلکہ جو خوبی سلطان ابراہیم عادل شاہ کے

مزار کے اس گول گنبد میں ہے وہ ابتک کسی بہتر سے بہترین لاؤڈاسپیکر میں پیدا نہ ہو سکی، سینکڑوں برس کا ایک پرانا گنبد جس میں برقی رو بھی نہیں اور اس میں دو آدمی ایک دوسرے سے پورے قطر بھر کے فاصلے پر جو تقریباً سو گز ہو گا بیٹھ کر اس طرح آہستہ بات چیت کرتے ہیں جس کو سرگوشی کہا جاتا ہے۔ ہماری اس تقریر سے واضح ولائح ہو گیا کہ صدائے لاؤڈاسپیکر در حقیقت صدا ہی ہے تو اس آلہ سے سنی ہوئی آواز اگرچہ وہی اصل متکلم کی آواز ہے خواہ پہلی ہی ہو تو اسے لیے ہوئے پلٹ آئی یا اس آواز کی کاپی دوسری میں اتر گئی اور وہ لائی مگر بحکم شریعت مطہرہ اس کے سننے سے سجدہ واجب نہیں، قول ثانی پر یہ کہنا ہو گا کہ سماع سے ایجاب سجدہ کے لیے اسی تموج اول سے وقوع سماع لازم ہے اور یہاں اس آلے کی ٹھیس سے ہوا کا وہ تموج اول زائل ہو کر تموج تازہ اس کیفیت سے متکیف ہم تک آتا ہے اور قول اول پر یہ قید بڑھانی واجب ہو گی کہ وہ تموج محض اس طاقت کا سلسلہ ہو جو تحریک گلو وزبان تالی نے پیدا کی تھی، پلٹنے میں تنہا نہ رہی بلکہ آلے کی مصادمت کی قوت دافعہ بھی شریک ہو گئی۔ جب بحکم فقہ صدا سے آیت سجدہ سننا واجب نہیں کرتا تو اس کا اتباع کر کے اقتداء کیونکر صحیح ہو سکتی ہے۔ جو لوگ محض اس آلہ ہی سے تکبیر تحریمہ سن کر اسی کو امام کی آواز سمجھ کر تحریمہ باندھیں گے ان کی نمازیں باطل اور جو لوگ امام کی تکبیر تحریمہ پر علاوہ اس آلے کے کسی اور ذریعہ سے اطلاع پا کر تحریمہ باندھ چکے مگر تکبیرات انتقالات یا تکبیرات واجبہ کو اس آلے سے سن کر انھیں کو امام کی تکبیرات تصور کر کے ان کا اتباع کریں گے ان کی نمازیں فاسد ہوں گی۔ بالجملہ اس آلے کے متعلق اس فقیر کفش بردار علمائے اہلسنت غفرلہ بہم کے نزدیک حکم شرعی یہی ہے کہ عین نماز میں اس کا استعمال کرنا عوام مسلمین کی نمازوں کے بطلان وفساد کا سبب ہو گا گناہ حرام ہے۔ جن منتظمین مساجد وعید گاہ نے ایسا کیا ان پر توبہ فرض ہے۔ شریعت مطہرہ نے مقتدیوں پر نفس قرأت کا صرف سننا ہی فرض نہیں کیا بلکہ امام کی آواز مقتدی تک نہ پہنچے یا نماز سری ہو تو مقتدیوں کے لیے انصات یعنی خاموش رہنے کو استماع یعنی سننے کا قائم مقام ٹھہرایا اور اس کو بھی فرض ہی فرمایا یا تحریمہ وانتقالات امام پر مقتدیوں کو اطلاع دینے کے لیے شریعت مطہرہ نے مبلغین مقرر فرمائے ہیں جن کو عرف عوام میں مکبرین کہتے ہیں تو نیچریوں آزاد خیالوں نئی روشنی کے پرانے نمک حلالوں

کی طرف سے نماز میں اس آلے کی جو ضرورت بتائی جا سکتی ہے وہ بذریعہ مبلغین شرعی طریقے پر پوری ہو جاتی ہے اور مبلغین کی آوازوں سن کر کسی عامی کو بھی یہ اشتباہ نہیں ہوتا کہ یہ امام کی آواز ہے نہ کوئی ان مبلغین کا اتباع کرتا ہے بلکہ مقتدیوں نے جس امام کی اقتدا کی ہے ان تکبیرات مبلغین سے اپنے اس امام کا انتقالات پر اطلاع پا کر اسی کا اتباع کرتے ہیں اور اگر بالفرض کوئی مقتدی اپنی ناواقفی کی بنا پر کسی مبلغ ہی کا اتباع کرے تو وہ مبلغ اس مقتدی کا اسی نماز میں شریک اور اسی کے امام کا مقتدی تو من لم یدخل فی الصلوۃ کی اقتدا نہ ہوئی فافھم ۱۲منہ۔ لہذا وقت نماز اس آلے کے استعمال سے احتراز لازم وضروری ہے اور وقت خطبہ اس آلے کا استعمال نہ کرنا اچھا ہے شرع مطہر نے خطبے کا مقصود اصلی ذکر الٰہی بتایا فَاسْعَوْا اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ اور خطبے کا صرف سننا ہی فرض نہیں ٹھہرایا کہ خطبے کے متعلق قرآن پاک میں فاسعوا ذکر اللہ نہ آیا بلکہ اگر مقتدی اس قدر فاصلے پر ہو کہ خطیب کی آواز نہ پہنچ سکے تو بھی اس پر خاموش رہنا فرض فرمایا اور فقہ حنیف نے اس انصات پر بھی قائم مقام استماع ہونے کا حکم سنایا تو خطبہ میں بھی یہ آلہ بے ضرورت ٹھہرا اور خطبہ اگرچہ نماز نہیں لیکن نماز کے ساتھ بہت مشابہت رکھتا ہے لہذا وقت خطبہ اس نوایجاد آلے کے استعمال سے اجتناب واحتراز ہی بہتر ہے۔

خطبے کا مقصود اصلی ذکر الٰہی دور فاصلے پر جگہ پانے والے مقتدی کو بھی، قلبی طور پر محض انصات ہی سے حاصل ہے اور وہ اپنے حضور جسمی کے ساتھ احترام خطبہ وامتثال حکم شرعی کے لیے خاموش بیٹھ کر بھی فاسعوا الی ذکر اللہ پر عمل کرنے والوں میں داخل، البتہ وعظ کی مجلسوں میں اس کا استعمال مضائقہ نہیں رکھتا کہ وعظ کا مقصود اصلی تبلیغ و تعلیم و تذکیر و تفہیم ہے جو بغیر سنے محض انصات سے حاصل نہیں ہوتا۔

علامہ سید محمد امین المعروف بابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالی علیہ رد المحتار میں فرماتے ہیں:[۱]

المبلغ اذاقصد التبليغ فقط خاليا عن قصد الاحرام فلاصلاة له ولالمن يصلى بتبليغه فى هذه الحالة لانه اقتدى بمن لم يدخل فى الصلاة فان قصد بتكبيره الاحرام مع التبليغ للمصلين فذلك هو المقصود منه شرعا

---

[۱] جلد دوم ص ۱۷۱، مطبوعہ مکتبہ زکریا دیوبند۔ امجدی

كذافى فتاوى الشيخ محمد بن محمد الغزى الملقب بشيخ الشيوخ ووجهه ان تكبيرة الافتتاح شرط اوركن فلابد فى تحقيقهامن قصد الاحرام اى الدخول فى الصلاة واما التسميع من الامام والتحميد من المبلغ وتكبيرات الانتقالات منهما اذاقصد بماذكر الاعلام فقط فل افساد للصلاة كذافى" القول التبليغ فى حكم التبليغ" للسيد احمد الحموى واقره السيد محمد ابوالسعود فى حواشى مسكين والفرق ان قصد الاعلام غير مفسد كمالوسبح ليعلم غيره انه فى الصلاة ولماكان المطلوب هوالتكبير على قصدالذكروالاعلام فاذامحض قصد الاعلام فكانه لم يذكروعدم الذكر فى غير التحريمة غير مفسد وقد اشبعنا الكلام على هذه المسئلة فى رسالتنا المسمّاة (تنبيه ذوى الافهام على حكم التبليغ خلف الامام)

تصدیقاتِ علمائے کرام

● تصدیق حضور پر نور حامیٔ سنت ماحی بدعت سیدی مرشدی و مولائی حضرت مولانا مولوی مفتی شاہ محمد ضیاء الدین صاحب قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیلی بھیت شریف

$\frac{786}{92}$ بیشک لاؤڈ اسپیکر کی صدا پر افعال نماز بجالانا اور اسی سے تکبیر تحریمہ کی صدا سنکر نماز میں داخل ہونا اسکی اقتدا ہوئی جس کی اس میں صلاحیت ہی نہ تھی تو نماز کیسے صحیح ہو سکتی ہے جن مصلیوں نے اس کی صدا پر تحریمہ باندھا ان سب کی نماز فاسد ہوئی اس آلے کا مسجد میں لاکر مبلغین و مکبرین کا اس سے کام لینا تمام نمازیوں کی (جنھوں نے اس کی صدا پر تکبیر تحریمہ باندھا) نمازوں کا تباہ و برباد کرنا ہوا جو سخت تر معصیت ہے اس مسئلہ میں مجیب علامہ کاشانی سے استناد درست و صحیح ہے۔ حق سبحانہ تعالیٰ شانہ ان کو جزائے خیر بخشے۔

ابوالمساکن محمد ضیاء الدین پیلی بھیتی عفی عنہ

● تصدیق عالم ذی شان حضور پر نور علمبردار شریعت آفتاب ہدایت ماہتاب طریقت نور معرفت و حقیقت حضرت بابرکت بالا درجت والا منزلت حامیٔ سنت ماحیٔ بدعت سیدی وسندی و مولائی مولانا مولوی مفتی شاہ سید محمد صاحب محدث اعظم ہند کچھوچھوی دامت فیوضہم الاقدس

کذٰلک الجواب:- واللہ ورسولہ اعلم فقیر ابوالمحامد سید محمد غفرلہ اشرفی جیلانی

● تصدیقات علماء کرام و مفتیان ذوی الاحترام دارالعلوم مدرسہ مظہر اسلام مسجد بی بی جی صاحبہ مرحومہ بریلی شریف

الجواب ہوالجواب:- واللہ تعالی اعلم بالصواب

الحمد للہ حضرت علامہ شیر بیشہ اہلسنت نے دور حاضرہ کے اہم مسئلہ کا حل فرمادیا جس میں علماء کے قلم سے لغزش کا اندیشہ تھا۔ مسئلہ کو واضح وروشن فرماکر مسلمانان اہلسنت پر احسان عظیم فرمایا۔ دعاہے کہ مولی تعالی ان کو فردوس اعلی میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

ثناء اللہ الاعظمی غفرلہ خادم درجۃ الحدیث مدرسہ مظہر اسلام مسجد بی بی جی بریلی

ما قال الفاضل العلامۃ المحقق شیر بیشہ سنت فھو صحیح رجیح دعاہانہ مجیب الاسلام نسیم اعظمی مدرس جامعہ رضویہ مظہر اسلام۔ بریلی

الجواب صحیحٌ والمصیب۔

مظفر حسین رضوی مدرس مظہر اسلام مسجد بی بی جی صاحبہ۔ بریلی

● تصدیق حامیٔ سنت ماحیٔ بدعت تاج الشریعت رفیع الدرجۃ حضرت بابرکت والا مرتبت بالا درجت جناب استاد الاساتذہ مولانا مفتی شاہ احسان علی صاحب دامت برکاتہم العالیہ مدرس دارالعلوم منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

الجواب الجواب:- ہو اعلم بالصواب۔

فقیر احسان علی عفی عنہ مظفر پوری مدرس مدرسہ منظر اسلام بریلی

۲۴ر صفر المظفر ۱۳۸۰ھ

● تصدیقات حضرات علماء کرام و مفتیان ذوی الاحترام مدرسہ اجمل العلوم سنبھل ضلع مراد آباد

الجواب صحیح و المجیب مصیب۔ محمد اجمل غفرلہ مفتی بلدہ سنبھل

الجواب صحیح والمجیب مصیب۔ بدیل احمد خاں اجملی حسن پور ضلع مراد آباد

الجواب صحیح۔ محمد حسن قادری غفرلہ مدرس مدرسہ اجمل العلوم سنبھل

الجواب صحیح۔ محمد آل حسن غفرلہ خادم افتاء مدرسہ عالیہ اسلامیہ سنبھل

● تصدیق حضور پر نور عالم ذی شاہ رہرو راہ شریعت آفتاب ہدایت علمبردار سنیت حضرت بابرکت بالادرجت والا منزلت حضرت مولانا مولوی مفتی شاہ سید آل مصطفی صاحب دامت برکاتہم القدسیہ صدر مرکزی آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء بمبئی

الجواب الجواب والمجیب لفاضل رحمۃ اللہ تعالی علیہ مصیب مثاب۔ وانا الفقیر ابوالحسنین آل مصطفے القادری البرکاتی خادم السجادہ العالیہ القادریہ البرکاتیہ فی المارھرۃ المطہرۃ بست و دوم صفر المظفر ۱۳۸۰ھ سہ شنبہ

● تصدیق حضرت مولانا مولوی مفتی شاہ نظام الدین صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ قادریہ بدایوں شریف

الجواب صحیح۔

فقیر خواجہ غلام نظام الدین قادری خادم آستانہ عالیہ قادریہ بدایوں

● تصدیقات حضرات علماء کرام و مفتیان ذوی الاحترام پیلی بھیت شریف

$\frac{786}{92}$ الجواب صحیح۔

نذیر احمد قادری پیلی بھیتی صدر مدرس مدرسہ آستانہ شیریہ پیلی بھیت شریف

الجواب صحیح۔ بیشک رسالہ مبارکہ "القول الازھر فی الاقتداء بلاؤڈ اسپیکر" مصنفہ حضرت شیر بیشۂ سنت علامہ زماں مظہر اعلحضرت مولانا مولوی مفتی حافظ حاجی قاری شاہ محمد حشمت علی خاں صاحب قبلہ رضی اللہ تعالی عنہ نے جو دلائل رسائل مبارکہ مذکور میں تحریر فرمائے ہیں وہ حق و صحیح ہیں۔

فقیر محمد جعفر غفرلہ محلہ محمد واصل پیلی بھیت ۱۸؍ صفر المظفر ۱۳۸۰ھ جمعہ مبارکہ
قداصاب فیما اجاب وعلیه الاجرو الثواب۔
فقیر محمد مشاہد رضا خاں رضوی حشمتی عفی عنہ

۷۸۶/۹۲ جواب صحیح ہے۔ محمد شمس الدین صدیقی بستوی محلہ بھورے خاں پیلی بھیت

۷۸۶/۹۲ فقیر اس رسالۂ مبارکہ کی تصدیق پہلے ہی کر چکا ہے بہترین رسالہ ہے مولا تعالی مجیب صاحب کو بہتر جزا عطا فرمائے آمین۔ محمد وجیہہ الدین قادری رضوی امانی غازی پوری غفرلہ آستانہ ضیائیہ پیلی بھیت

● تصدیق حضرت حامئ سنت ماحئ بدعت جناب مولانا مولوی مفتی حافظ قاری شاہ محبوب علی خاں دامت برکاتہم العالیہ خطیب وامام جامع مسجد اہلسنت مدن پورہ بمبئی۔ ۸

۷۸۶/۹۲ الجواب ھو الصواب۔ فقیر ابوالظفر محبّ الرضا محمد محبوب علی خاں قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی غفرلہ خطیب جامع مسجد اہلسنت مدنپورہ بمبئی۔ ۸

● تصدیق حضرت حامئ سنت ماحئ بدعت جناب مولانا مولوی مفتی شاہ محمد طیب صاحب دامت برکاتہم العالیہ مفتی شہر جاورہ ضلع رتلام

۷۸۶/۹۲ نعم المجیب ونعم الجواب واللہ ورسوله اعلم بالصواب۔
فقیر ابوطاہر محمد طیب قادری رضوی داناپوری غفرلہ مفتی شہر جاورہ ضلع رتلام ایم پی

● تصدیق حضرت حامئ سنت ماحئ بدعت جناب مولانا مولوی مفتی شاہ محمد باقر علی خاں صاحب دامت برکاتہم العالیہ صدر مدرس مدرسہ اہلسنت بنارس

۷۸۶/۹۲ الجواب حق صحیح بلاریب۔ فقیر عبد الرسول محمد باقر علی خاں فاروقی الاشرفی غفرلہ صدر مدرس مدرسہ فاروقیہ اہلسنت بنارس

● تصدیق حضرت مولانا مولوی شاہ سید زاہد علی صاحب دامت برکاتہم العالیہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام لائل پور

الجواب صحیح والمجیب مصیب۔ فقیر سید زاہد علی غفرلہ خادم جامعہ رضویہ مظہر اسلام لائل پور ۲۴؍ صفر المظفر ۱۳۸۰ھ

- تصدیق جناب مولانا سید انوار حسین صاحب دام ظلہم العالی شاہجہانپور

۷۸۶/۹۲ الجواب صحیح۔ سید انوار حسین قادری رضوی شاہجہانپوری عفی عنہ

- تصدیق مولانا تراب علی صاحب کانپور دام ظلہم العالی

الجواب ما اصاب۔ تراب علی خطیب جامع مسجد چمن گنج کانپور

- تصدیق جناب مولانا محمد یعقوب صاحب دام ظلہم العالی دھانے پور

۷۸۶/۹۲ نعم الجواب ہو الصواب واللہ ورسولہ اعلم۔

فقیر عبید الحشمت محمد یعقوب قادری رضوی حشمتی غفرلہ دھانے پور مقیم وارد حال مکان ۴۶، محلہ بھورے خاں پیلی بھیت

- فتویٰ مبارکہ حضور پر نور مرشد برحق مخدوم اہلسنت شہزادہ اعلحضرت گلبن باغ رضویت حضرت مفتی اعظم ہند مولانا الحاج الشاہ محمد مصطفیٰ رضا خاں صاحب زیب سجادہ عالیہ قادریہ رضویہ دامت برکاتہم القدسیہ

۷۸۶/۹۲ نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال جائز نہیں اگر مائیکروفون میں امام آواز ڈالے گا بے اس کے وہ آواز نہ لے گا تو اس عمل سے امام کی نماز جاتی رہے گی امام کی جائے گی تو مقتدیوں کی بھی جائے گی اور اگر ایسا لاؤڈ اسپیکر ہو کہ اس کے مائیکروفون میں آواز ڈالی نہ جاتی ہو۔ فرض کیجئے وہ خود لیتا ہو امام کے منھ کے سامنے نہ ہو قریب ایک طرف رکھا ہوا ہو، امام اس میں آواز نہ ڈال رہا ہو تو امام کی تو ہو جائے گی اور ان مقتدیوں کی بھی جو خود آواز سن کر اتباع امام کر رہے ہیں مگر دور دور کے وہ مقتدی جن تک امام کی آواز پہنچ ہی نہیں سکتی وہ لاؤڈ اسپیکر ہی کی آواز کا اتباع کر رہے ہیں ان کی نماز نہ ہو گی کہ لاؤڈ اسپیکر میں پہنچ کر امام کی آواز اس سے ٹکرا کر ختم ہو جاتی ہے جیسے گنبد میں بولنے والے کنوئیں میں بولنے والے کی آواز ختم ہو جاتی ہے، پانی اور گنبد کے اس ٹکراؤ سے اور آواز پیدا ہوتی ہے ویسے ہی لاؤڈ اسپیکر میں اور پیدا ہوتی ہے کئی بار ہم نے اسے خود محسوس کیا ہے، مقرر جو لفظ بولتا ہے ویسے ہی لاؤڈ اسپیکر سے اسی طرح سے ہے جیسے گنبد اور کنوئیں سے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر مصطفیٰ رضا قادری غفرلہ

وقت کی اہم ضرورت
امام اہلسنّت، مجدّدِ دین وملّت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا
محقق بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کی تصانیف جلیلہ اہلِ ایمان
کے ایمان وعمل کے تحفظ وبقا وجلا کے لئے حصن حصین کی حیثیت
رکھتی ہیں۔ ان کتابوں کو زیادہ سے زیادہ پھیلانا وقت کا اہم
تقاضا ہے۔ لہٰذا تمام اہلِ خیر حضرات اس امر کی طرف توجہ
دے کر سُنّیت کی صحیح معنوں میں خدمت انجام دینے کی سعادت
حاصل کریں۔
طباعت واشاعت کے سلسلہ میں ہم سے رابطہ قائم کریں۔
مرکز اہلسُنّت پوربندر
MARKAZ-E-AHLE SUNNAT
BARKAT-E-RAZA
Imam Ahmad Raza Road,
Porbandar (Gujrat)